آزاد کشمیر کا تاریخی دن...... یوم ختم نبوت

حافظ محمد مقصود کشمیری*

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ خیر القرون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے کفر وارتداد کے مسئلے پر ہی ہوا خود صادق الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تیس بڑے دجال کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اس پیشین گوئی کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی متعدد لوگوں نے دعویٰ نبوت کر دیا کچھ توبہ تائب ہو گئے اور کچھ مرتد شرعی سزا پا گئے۔ انہی میں ایک مسیلمہ کذاب بھی تھا جس نے آدھے عرب پر اپنی نبوت کا اعلان کیا جس پر سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس کے مقابلے میں لشکر جرار بھیجا اور یمامہ کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی جس میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے بائیس ہزار پیروکار قتل ہوئے جب کہ اس موقع پر ۱۲۰۰ جاں نثاران مصطفیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ختم نبوت کی حفاظت کی جن میں سات سو کے قریب حفاظ کرام تھے۔ یہ اسلامی جنگوں میں سب سے بڑا معرکہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے۔ انہی جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک کذاب مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے جسے انگریزی سامراج نے اپنے ایجنٹ کے طور پر پیدا کیا۔ اس بدبخت نے بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پہلے مجددیت پھر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وقت سے ہی تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام نے اس فتنے کا تعاقب شروع کیا۔ اس انگریز کے ایجنٹ اور مرتد شخص کو مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع ہوگئی۔ اس وقت بھی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے ہزاروں خوش قسمت عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے گولیوں سے چھلنی کرائے اور نعرہ مستانہ ختم نبوت زندہ باد لگاتے گئے، ساتھ ہی جام شہادت نوش کرتے ہوئے اپنی جوانیاں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی حرمت پر نثار کر کے ہمیشہ کے لیے حیات جاودانی پا گئے۔ سینکڑوں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے جیل کی سلاخوں میں گزار دیں۔ ہزراوں خوش نصیبوں نے تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں...... انہی میں سے

* سیکرٹری جنرل تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

ایک میجر محمد ایوب مرحوم تھے جن کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے تھا جنہوں نے ملت اسلامیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اسمبلی میں ایک ممبر کی حیثیت سے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کی تا کہ سرکاری طور پر انھیں غیر مسلم اقلیت اوران کے لیے حدود و قیود مقرر کیے جائیں ۔ چنانچہ ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کی خوش نصیب لمحات کا وہ مرحلہ بھی آ گیا جب آزاد کشمیر کی تاریخ ساز اسمبلی نے مسلم کانفرنس کے دور حکومت میں میجر محمد ایوب مرحوم کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی جس کے بعد قومی اسمبلی نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر حدود کو قیود مقرر کردی اور آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کی رُو اور آئینی مقاصد کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ریٹائرڈ میجر سرادر عبدالرحمٰن صدر آزاد کشمیر نے ایک ایکٹ کے ذریعے آزاد پینل کوڈ ۱۸۶۰ میں پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل ایک نئ دفعہ ۲۹۸ سی کا اضافہ عمل میں لایا جس کے تحت کوئی قادیانی /احمدی/لاہوری گروپ جو کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدے اور نظریات کی ترویج میں مصروف ہوں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں ۔ مذکورہ دفعات کی رو سے قادیانیوں کے لیے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ۔ آزد کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لیے حدود و قیود مقرر کی گئیں ۔ ان کے لیے تبلیغی کفریہ سرگرمیوں، شعائر اسلام کے استعمال، مرتد خانوں کے نام اور تعمیر مساجد کی طرز پر نہیں کر سکتے ہیں ۔ خلاف ورزی کی صورت میں ۲۹۸ اے پی سی دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے ۔

۲۸/فروری ۲۰۰۹ء مظفر آباد میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد کی علمائے کرام سے اس مسئلے پر ملاقات کے بعد مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف کی تحریک اور سیکرٹری قانون کو لکھے گئے خط کے جواب میں حکومت آزاد کشمیر کے سیکرٹری نے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور جملہ سپرنٹنڈنٹ صاحبان کو امتناع قادیانیت ایکٹ ۱۹۸۵ء کی نقل ہمراہ ارسال کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں رائج العمل قانون کو اصل روح کے مطابق نفاذ کو یقینی بنانے کا حکم نامہ جاری کیا۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا یہ عظیم کارنامہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک اعزاز ہے اور تاریخ میں سنہری حروف کی شکل میں ایک یادگار کے طور پر آج بھی محفوظ ہے لیکن بدقسمتی اور افسوس کے ساتھ ہم یہ تحریر کرتے ہیں کہ جس خطہ میں سب سے پہلے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفر پر اجماع ہوا تھا ۔ اسی خطے میں آج قادیانی شعائر اسلام کا استعمال، مساجد کی طرز پر عبادت گاہوں کی تعمیر اور آزادانہ طور پر کفریہ سرگرمیاں جاری رکھ کر، سر عام قانون اور آئین کا مذاق اڑاتے پھر رہے ہیں جب کہ قانون خاموش اور قانون کے محافظ تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں ۔ کیوں ؟

ان حالات میں ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ ارتدادی فتنے کا سد باب صرف سنت صدیقیؓ سے ہی ممکن ہے

اگر حکومت خطہ کشمیر میں گستاخان رسول کو پابند نہیں کرتی تو لازمی بات ہے کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر جان دینے کو عین ایمان سمجھتا ہے جب کہ گستاخ رسول کی جان لینے کو اس سے بھی زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے۔ تاکہ اسے دنیا میں بھی عبرت کا نشان بنایا جائے۔ یہ کوئی سیاسی جماعت یا پارٹی کا معاملہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جس کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک ادنی سا مسلمان جس نے اپنی ساری زندگی گناہوں میں گزاری ہو اس کے اندر بھی ایمان کی چنگاری موجود ہوتی ہے جو کسی بھی وقت شعلہ بن کر آتش فشاں بن سکتی ہے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور حرمت پر اٹھنے والی آنکھ اور زبان برداشت نہیں کرسکتا۔ بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ''ختم نبوت کی حفاظت میرا جز وایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں! چوری کرنے کا حوصلہ بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا۔ میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا نہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا میں ان پر نہ مر مٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر بھی جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقان ختم نبوت کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

ان چند حروف کے بعد ہم ملتمس ہیں آزاد کشمیر کے وزیر اعظم، صدر اور ممبران اسمبلی سے کہ ۲۹ راپریل ۱۹۷۳ء کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف متفقہ طور پر پاس ہونے والی قرارداد کی مناسبت سے آزاد کشمیر میں ہر سال ۲۹ راپریل کو عام سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جائے اور اس دن یوم ختم نبوت منایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو فوری طور پر نافذ العمل بنا کر تحریک آزادی کے بیس کیمپ میں قادیانیوں کے کفریہ مراکز جو حقیقت میں ''را'' اور ''موساد'' کے مراکز ہیں انہیں فی الفور بند کیا جائے۔ اس سے قبل کہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحریک شروع ہو۔

اس موقع پر ہم تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں وہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے عشق و محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ارد گرد نظر رکھیں جہاں کوئی منکر ختم نبوت قادیانی / احمدی / مرزائی جھوٹے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں نظر آئے تو فوراً متعلقہ تھانے میں رپورٹ درج کرائیں یا مقامی سطح پر علمائے کرام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو آگاہ کریں۔ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے لیکن ہماری بے حسی اور خاموشی کی وجہ سے اس کا نفاذ نہیں اگر آج ہی خطہ کشمیر کے عوام تحفظ ختم نبوت کے لیے بیدار ہو جائے تو گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں / مرزائیوں کو ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوگی۔